Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۷ رجب ۱۳۹۵ھ ۲۸ وفا ۱۳۵۴ ہش ۲۸ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۷۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے

اس کے برکات و ثمرات مرنے کے بعد نہیں بلکہ اسی دنیا میں ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں

"نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہؤا کرتی ہے۔ اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنا جو قانون ٹھہرایا ہؤا ہے وہ اسے کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔ اگر اس پر دلیل پوچھو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شئے نہیں کہ اس کے برکات اور ثمرات کا پتہ انسان کو مرنے کے بعد لگے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ اس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ دوسرے مذاہب کے پابند بکلی اس سے محروم ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ اہلِ اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب اللہ کی پابندی نہیں کرتے۔ اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نہ کرے اور لاپروائی دکھائے تو وہ بہرحال اس کے فوائد سے محروم رہے گا۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ ان کے پاس قرآنِ مجید جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہیں۔۔۔ نجات کی کنجی تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی جس کے لئے چاہے اس کے دروازے کھول دے۔ خدا تعالیٰ بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو۔ اگر ایک باغ ہو اور اس میں لاکھوں پھل ہوں مگر جب تک باغبان اجازت نہ دے تو کوئی اس میں سے ایک پھل بھی نہیں کھا سکتا۔۔۔ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے کا یہی ایک طریق ہے اور یہ آدم علیہ السلام سے اسی طرح چلا آتا ہے۔ اس میں بحث کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور رنگ مل ہی نہیں سکتی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۰۶، صفحہ ۲۰۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۸ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم نواب محمد احمد خان صاحب تاحال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۶ وفا۔ آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس زیرِ صدارت محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم منعقد ہوا۔

کارروائی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوئی جو کہ مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب بنگالی مربی سلسلہ احمدیہ نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ ماریشس نے "قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر" کے زیرِ عنوان اپنا مقالہ پڑھا جس میں آپ نے قرآن کریم کی تصریحات کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کس طرح انعام پر انعام کئے لیکن انہوں نے ان کی قدر نہ کی اور اپنی اصلاح کرنے کی بجائے شوخی اور حکم عدولی کرتے چلے گئے نتیجہ یہ ہؤا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور لعنت کے مورد بن گئے۔

دوسرا مقالہ محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی نے "عیسائیت کے جدید رجحانات" کے موضوع پر پیش فرمایا جس میں آپ نے خود عیسائی مفکرین کے حوالوں سے ثابت کیا کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آہستہ آہستہ عیسائیت کے تمام بنیادی عقائد سے بیزار ہو کر انہیں چھوڑ رہے ہیں اور ان کے قلوب محسوس کرنے لگے ہیں کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا جو کہ توحید کا علمبردار ہے اور ہر زمانہ کی ضروریات اور فطرتِ انسانی کے تمام تقاضوں کو بدرجۂ اتم پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

بالآخر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہؤا۔

پبلشر :- مسعود احمد :- پرنٹر :- سید عبدالحی :- مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ :- مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۸ وفا ۱۳۵۴ھ
۲۸ جولائی ۱۹۷۵ء

گناہوں کی کثرت کا اصل اور بنیادی سبب

آجکل کیا مغرب اور کیا مشرق ہر جگہ گناہوں کی کثرت اس قدر ہولناک صورت اختیار کر چکی ہے کہ نیکی اور پارسائی مفقود ہو کر رہ گئی ہے۔ نیکی کا اگر کہیں وجود پایا جاتا ہے تو شاذ کے طور پہ اور اس پر النادر کالمعدوم کی مثل صادق آتی ہے۔ مغربی ممالک میں عوام کا گناہوں میں ملوّث ہونا تو اظہر من الشمس ہے ہی حیرت تو اس بات پر ہے کہ مشرقی ممالک میں بھی جہاں مذہب کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے معصیت جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ جس ملک میں بھی دیکھو فحاشی اور عُریانی کے خلاف چیخ و پکار پڑی ہوئی ہے اس تمامتر شور و غوغا کے باوجود فحاشی اور عُریانی کا سیلاب بلا خیز ہے کہ بڑھتا اور پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ فحاشی اور عُریانی کے خلاف اس قدر چیخ و پُکار کے باوجود معصیت پھیل رہی ہے اور بعض دینی طبقوں کی طرف سے اس کے خلاف جو آواز بھی بلند کی جاتی ہے وہ صدا بصحرا کیوں ثابت ہوتی ہے اور گویا لوگوں کے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی؟ اس کی وجہ ایک ہی ہے کہ لوگ ایمان باللہ سے عاری ہو چکے ہیں۔ مغربی ممالک تو علی الاعلان خدا کی ہستی کے منکر ہو کر دہریت اختیار کر چکے ہیں اور اپنی دہریت پر نازاں ہیں اسی لئے اخلاقی نقطۂ نگاہ سے بہائم کی سی زندگی گزارنے میں انہیں سرے سے کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ اباحتی زندگی ہی ان کے نزدیک اصل تہذیب ہے۔ رہے مشرقی ممالک تو وہ اس وہم میں مبتلاء ہیں کہ وہ خدا کی ہستی کے قائل ہیں اور بہت ہیں جو اپنے آپ کو موحد سمجھتے ہیں لیکن فی الاصل حقیقی ایمان باللہ انہیں بھی حاصل نہیں ہے۔ اگر ایمان باللہ انہیں حاصل ہوتا اور وہ واقعی موحّد ہوتے تو اس بے خوفی سے گناہوں میں کبھی ملوّث نہ ہوتے اور فحاشی و عُریانی اُن میں اس طرح سرایت نہ کرتی کہ وہ بس اسی کے ہو رہتے۔ گناہوں کی کثرت ہمیشہ اس تلخ حقیقت کی آئینہ دار ہوتی ہے کہ خدا خدا پکارنے اور توحید کا دم بھرنے کے باوجود حقیقی ایمان باللہ مفقود ہو چکا ہے۔

گناہوں کی طرف عوام کے بڑھتے ہوئے میلان کا سبب ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کو ایک معزز ہندو رئیس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا تھا۔ آپؑ نے اس کا سبب یہی بیان فرمایا کہ لوگ خدا پر ایمان رکھنے کے باوجود اس سے یکسر بے خبر ہو چکے ہیں۔ اگر فی الواقعہ انہیں یہ یقین ہوتا کہ خدا ہے اور وہ انہیں دیکھ رہا ہے تو گناہوں پر دلیری اُن میں کبھی پیدا نہ ہوتی۔ آپؑ نے اس حقیقت کو بعض مثالوں سے واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اُسوقت تک انسان گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے۔ بھلا کیا کوئی شخص جو چوری کرتا ہے وہ اُسوقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک جاگتا ہو اور روشنی بھی ہو، یا اُسوقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک سویا ہوا ہو اور ایسا اندھیرا ہو کہ کچھ دکھائی نہ دیتا ہو؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ اُسوقت چوری کرتا ہے جب وہ یقین کرتا ہے کہ مالک بے خبر ہے اور روشنی نہیں ہے۔ اسی طرح پر ایک شخص جو گناہ کرتا ہے وہ اُسوقت کرتا ہے جبکہ خدا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اس کو اس پر کچھ یقین نہیں ہوتا نہ اُسوقت جبکہ اُس کو یقین ہو کہ خدا ہے اور وہ اس کے اعمال کو دیکھتا ہے اور اُس کو سزا دے سکتا ہے اور یہ علم ہو کہ اگر میں کوئی کام اس کی خلافِ مرضی کرونگا تو وہ اس کی سزا دے گا۔ جب یہ علم اور یقین خدا کی نسبت ہو تو پھر گناہ کی طرف میل اور توجہ نہیں ہو سکتی۔ جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہمیشہ اس کے ماتحت ہوں اور وہ میری بد اعمالیوں کی سزا دے سکتا ہے اور میرے اعمال کو دیکھتا ہے پھر جرأت نہیں کر سکتا۔ جیسے ایک بھیڑ کو بھیڑیئے کے سامنے باندھ دیا جاوے تو کسی دوسرے کے کھیت کی طرف جانا درکنار اُس کے سامنے کتنا ہی گھاس کھانے کے لئے ڈالا جاوے وہ اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی کیونکہ ایک خوفِ جان اس پر غلبہ کئے ہوئے ہے۔ پس جبکہ خوف ایک وحشی جانور تک اپنا اتنا اثر کر سکتا ہے کہ وہ کھانا تک چھوڑ دیتا ہے تو پھر انسان جب اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے اسی طرح سمجھے اور یقین کرے کہ وہ دیکھتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے تو اس یقین کے بعد گناہ کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ صاعقہ کی طرح اس پر گرے گا اور تباہ کر دے گا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰۹)

پس گناہوں کی کثرت کا اصل اور بنیادی سبب ایمان باللہ کا فقدان ہے یعنی گناہوں پر دلیری۔ اور ان کی کثرت دلالت کرتی ہے کہ ایمان باللہ سے دل خالی ہیں۔ ایمان باللہ کی یقینی علامت خشیت اللہ ہے۔ یہ خشیتِ الٰہی ہی ہوتی ہے جو انسان کو گناہ کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیتی۔ مغرب ہو یا مشرق فحاشی، عُریانی اور معصیت نوازی اُسوقت تک دُور نہ ہوگی جب تک حقیقی ایمان باللہ پیدا نہیں ہوگا اور دل خشیتِ الٰہی سے بھر نہ جائیں گے۔ محض زبان سے ایمان باللہ کا اقرار اپنے اندر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے خود مومنوں کے متعلق فرمایا ہے:۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (الحدید آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ اب ہم مومنوں سے کہتے ہیں کہ کیا اب تک ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے اور اس کے کلام کے لئے جو حق (و حکمت) کے ساتھ اُترا ہے نرم نہیں ہوئے؟ چاہیئے کہ وہ (یعنی مومن) ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی لیکن (خدا کے فضل کے نزول کا) زمانہ اُن کے لئے لمبا ہو گیا جس کے نتیجہ میں ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہو گئے تھے۔

آج جو کچھ تُو نے بویا ہے وُہی کاٹے گا کل

علمِ صبحِ زندگی ہے جہل ہے شامِ اجل
احمدی! کر علم سے آراستہ اپنا عمل

علم سے قائم ہے رنگ و بوئے گلزارِ جہاں
بن کے "راسخ" علم میں سر جہل کا یکسر کچل

کاہلی، غفلت، تعیّش، علم سے بیگانگی
ہیں یہ قوموں کے لئے لاریب پیغامِ اجل

علم دعوت دے رہا ہے تجھ کو یہ لیل و نہار
چھوڑ غیروں کا سہارا اپنے پاؤں پر سنبھل

جادۂ ہستی کا ہر اک موڑ ہے کانٹوں سے پُر
مَن کی آنکھیں کھول اور ہر خار سے بچ بچ کے چل

ہر قدم رکھ پھونک کر، ہر گام پر ہوشیار رہ
چلتے چلتے ناگہاں ورنہ گرے گا مُنہ کے بل

کُفر و باطل کے اندھیروں میں ہر انساں کیلئے
احمدی مسلم! تُو شمعِ نُور کی مانند جل

تُو ہے ختم المرسلینؐ کا جاں نثار کامگار
اُٹھ اُنہیں کے اُسوہ و کردار کے سانچے میں ڈھل

بن کے انوارِ سحر ظلمت پہ یُوں یلغار کر
ہر شبِ تاریک صُبحِ نُور سے جائے بدل

ہر عمل دُنیا میں انساں کا نتیجہ خیز ہے
آج جو کچھ تُو نے بویا ہے وُہی کاٹے گا کل

علم و حکمت مہد سے کر تا لحد پیہم طلب
وقت جو بے کار گزرا ہے نہ اُس پر ہاتھ مل

لَا تَقُلْ اَصْلِیْ وَ نَسْلِیْ مِنْ فُلَاں اِبْنِ فُلَاں
اِنَّ فِیْ ھٰذَا الْوَرٰی اَصْلُ الْفَتٰی مَا قَدْ فَعَلْ

قولِ ربّانی ہے فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْم
علم پر اپنے نہ اے صدیقؔ تُو ہر گز مچل

(محمد صدیق امرتسری ایم اے سابق مبلغ افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کہاں فوت ہوئے

دو۲ اہم سوالوں کے جوابات

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲/۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

(۲)

اب آئیے! اس سوال کی طرف کہ حواریوں کے بعد تابعین اور آباء کلیسیا کو کیوں پتہ نہ لگا کہ حضرت مسیح کشمیر میں آئے ہیں۔ تحقیق کے اس باب میں مشکل یہ پیش آتی ہے کہ قرنِ اول کے جن لوگوں کو صحیح معلومات حاصل تھیں ان کے علم کلام کا ۔ گلا گھونٹ دیا گیا۔ نتیجتہً ؎

کہاں سے نکلے صدا لا الہ الا اللہ

ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری صدی میں بعض آباء کلیسیا یہ عقیدہ رکھتے تھے۔

- حضرت مسیح صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔
- ۱۸ ماہ تک اپنے شاگردوں کی تعلیم و تربیت کے بعد ارض کنعان سے ہجرت کر گئے۔
- کفارۃ المسیح ایک غلط عقیدہ ہے
- حضرت مسیح ہر دورِ زندگی سے گزرے۔ یوں وہ ہر حصہ عمر کے لوگوں کے لئے نمونہ ہیں بچپن جوانی اور بڑھاپے کے دور سے گزرے
- وہ جوانی میں نہیں بلکہ بوڑھے ہو کر فوت ہوئے

ان عقائد کے پیش کرنے والے علماء کا قیمتی لٹریچر ایسا دفن ہوا کہ پھر ابھر نہ سکا۔ اس کے برعکس وہ آباء کلیسیا جو پولوس کے تابع تھے۔ صلیبی موت اور کفارۃ المسیح کے قائل تھے صرف ان کا لٹریچر چرچ نے محفوظ رکھا ان حالات میں یہ سوال کہ ابتدائی عیسائیوں کو کیوں پتہ نہیں لگا کہ حضرت مسیح کہاں گئے ہا ایک غیر ضروری سوال ہے۔ ان کے لٹریچر پہ چرچ نے پابندی لگا دی اور پوچھا تم سے جا رہا ہے۔

پاپیاس

دوسری صدی کے شروع آباء کلیسیا میں منفرد مقام مقدس پاپیاس کا ہے۔ یوحنا حواری کے براہ راست شاگردی کا فخر انہیں حاصل تھا۔ ان کا دعوےٰ ہے کہ میں نے محض لکھے ہوئے راویوں کی باتیں پیش نہیں کیں بلکہ ایک زندہ آواز" کو قلمبند کیا ہے انہوں نے دوسری صدی میں پانچ جلدوں پر مشتمل حضرت مسیح علیہ السلام کے سوانح حیات مرتب کئے اس میں ایسی تعلیمات اقوال اور حیات مسیح کے درج پیش کئے جو عام اناجیل میں نہیں تھے۔ پاپیاس نے پولوس کا کہیں ذکر نہیں کیا کیونکہ پاپیاس ابیونی فرقہ ناصرین سے متعلق تھے اور پولوس کے خلاف ابیونی پہلی صدی کے موحد عیسائیوں کا نام ہے۔ اس کے معنے "غریبوں" کے ہیں۔ مورخ کلیسیا، یوسی بیوس چوتھی صدی میں لکھتا ہے کہ پاپیاس ہلکی عقل کا آدمی تھا۔ عجیب و غریب باتیں اس نے لکھی ہیں۔ دوسرے علماء کی رائے بھی اس کے متعلق اچھی نہیں۔ نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ پاپیاس کا مرتب کردہ خزینہ ناپید ہو گیا۔ تاریخ کلیسیا میں ہے کہ یہ تصنیف کلیسیا میں قیمتی نہیں سمجھی گئی اور نہ اس کی حفاظت پر توجہ دی گئی۔ [1]

پاپیاس کے مکتب فکر کی ایک روایت چرچ ہسٹری میں محفوظ رہ گئی کہ "حضرت مسیح" ہر دورِ زندگی سے گزرے۔ ان کا بچپن بچوں کے لئے نمونہ تھا اور لڑکپن لڑکوں کے لئے۔ جوانی جوانوں کے لئے۔ اس طرح انہوں نے بڑھاپا بھی دیکھا تاکہ ان کی زندگی سے بوڑھے بھی سبق حاصل کر سکیں۔

یہ روایت مکمل صورت میں مکالمات ائرینیوس میں موجود ہے۔ دوسری صدی کے آخر میں "بشپ مذکور" نے اس روایت کو بگاڑنے کی کوشش کی۔ بس تحریف معنوی سے ہمیں غرض نہیں۔ روایت کے الفاظ بلا اختلاف موجود ہیں۔ چرچ ہسٹری کے عظیم عالم ڈیچس (DUCHESNE) کہتے ہیں کہ یہ روایت پاپیاس کے زمانہ اور اس کے مکتب فکر سے تعلق رکھتی ہے۔ [2] وہ لکھتے ہیں پاپیاس کے زمانہ میں ایسی کہانیاں مشہور تھیں کہ حضرت مسیح بوڑھے ہو کر فوت ہوئے

اب فرمائیے اگر پاپیاس کے مکتب فکر کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ تو مطلب یہ ہو کہ سچی آواز کیوں نہیں نکلتی۔ تو اس سے زیادہ اور کیا مضحکہ خیز بات ہوگی؟

ولنٹی نس

دوسرا بڑا عالم جو کہ مغرب میں پیدا ہوا ولنٹی نس ہے۔ یہ عالم مصری یہودی تھا۔ پہلی صدی کے آخر میں نیل ڈلٹا کے علاقہ میں پیدا ہوا۔ سکندریہ میں پرورش پائی۔ یونانی علوم میں دسترس حاصل کی۔ یہ ایک مکتب فکر کا بانی تھا۔ اس کی بھی کوئی تصنیف محفوظ نہیں۔ انسائیکلو پیڈیا بریطانیہ میں لکھا ہے کہ دوسری صدی کے نصف اول تک اس کے حالات ملتے ہیں

little is known of the rest of his life

باقیماندہ زندگی کے بارہ میں کچھ معلوم نہیں۔ کہ اس نے کہاں بسر کی۔ اس عالم کی عدم موجودگی میں بہت سی غلط باتیں مشہور ہو گئیں۔ ان خرافات کو بھی بعد ازاں ولنٹی نس کی طرف منسوب کر دیا گیا اس عالم کا دعوے ہے کہ وہ ایک مخفی روایت کا حامل ہے جو کہ حواریوں نے اپنی زبان مبارک سے آگے پہنچائی۔ یہ روایت لکھی نہیں گئی۔

(The Theology of The Gospel of Thomas by Bertil Gartner P-79)

اس مکتب فکر کے لوگ کفارہ کے قائل نہیں تھے۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹ

but they denied the reality & necessity of atonement

کہ وہ کفارہ کی ضرورت اور اس کی حقیقت سے منکر تھے۔ دوسری صدی میں ائرینیوس اپنے مکالمات میں لکھتا ہے کہ اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب کے بعد ۱۸ ماہ تک حواریوں میں موجود رہے۔ اور ان کو اپنے انفاس طیبہ سے نوازتے رہے گویا وہ اس روایت کے قائل نہیں تھے کہ حادثہ صلیب کے بعد صرف چالیس دن حضرت مسیح حواریوں کے سامنے رہے جیسا کہ انجیل میں ہے۔

بالائی مصر کے ایک گاؤں ناج حمادی کے قبرستان سے لٹریچر ملا ہے علماء کا خیال ہے کہ وہ ولنٹی نس عقائد کا آئینہ دار ہے۔ چرچ کا احتساب اتنا شدید تھا کہ اس مکتب فکر کو اپنا لٹریچر ایک قبرستان میں دفن کرنا پڑا۔ اس لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے۔

- حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے بچا لئے گئے۔ لکھا ہے کہ وہ لوگ غلطی خوردہ ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ پہلے مر گئے اور پھر زندہ ہو گئے۔ زندگی میں ان کا احیاء ضرور ہوا تھا لیکن وفات بعد میں ہوتی
- حضرت مسیح صلیب کے بعد ۵۵۰ دن تک حواریوں کے ساتھ رہے اور انہیں روحانی تعلیمات سے نوازتے رہے بالخصوص پطرس، یعقوب اور یوحنا کو اسرار باطن سے آگاہ کیا۔
- حضرت مسیح یروشلم میں اپنے بھائی یعقوب کو امیر مقرر کر کے خود کہیں چلے گئے۔
- وہ ایسے چوپان تھے کہ ۹۹ بھیڑوں کو پیچھے چھوڑا۔ اپنی ایک بڑی بھیڑ کی تلاش میں بہت دور نکل گئے اسے پا کر بہت خوش ہوئے۔ اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی منزل سفر کی طرف اشارہ ہے۔
- تین مریم نامی خواتین ہمہ وقت حضرت مسیح کے ہمراہ رہیں۔ اور ساتھ چلتی رہیں ایک ان کی والدہ ایک ان کی رفیقہ حیات مریم مگدلینی اور ایک رشتہ میں ان کی بہن
- حضرت مسیح کا مقام رفعت "پرسکون زمین" ایک آسمانی مقام ہے۔ [3] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو انجیل توما انجیل فلپ

---

[1] تاریخ مسیحی کلیسیا از پادری کینن ڈبلیو پی ہیرس اردو ص ۸۳

[2] ارلی چرچ ہسٹری حصہ اول۔

[3] Theology of The Goshel of Thomas by Gartner P 102-103)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روایات یعقوب انجیل صدق، یہ صحیفے ناج حمادی گاؤں کے قبرستان سے برآمد ہوئے۔ آخر الذکر صحیفہ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے ۵۵۰ بعد تک حواریوں کے ساتھ رہے ان کی تربیت کرتے رہے ان کا مقام اسمانوں پر ایک آسمانی جگہ پر ہے جہاں خدا تعالیٰ کی بادشاہت ہے

اس لٹریچر میں ہے کہ یہ خیالات عبرانی عیسائیوں کے ہیں۔ ولسنتی نس جیسے جید عبرانی عالم کا لٹریچر ناپید کیوں ہو گیا! ولسنتی نس کو حواریوں کی زبانی جو مخفی روایات پہنچی وہ کیا ہے؟ یہ امر ابھی کوئی راز نہیں۔ بلکہ مصرحہ حقیقت ہے۔

ٹیشین

اب یونانی کلیسیا سے ہٹ کر کلیسائے مشرق یعنی سریانی کلیسیا کی طرف آیئے۔ اس کے علماء میں سے پہلا عالم ٹیشین TATIAN ہے یہ یونانی تھا۔ اسور میں پیدا ہوا اور روم میں عیسائی جسٹن کی شاگردی میں آ کر عیسائی ہو گیا۔ اس نے اناجیل کو سریانی زبان میں مرتب کیا۔ اس کی ہم آہنگ انجیل کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اناجیل اربعہ اور اناجیل عبرانیہ کو ملا دیا گیا لیکن غلط اور غیر ضروری باتیں چھوڑ دی گئیں۔ مثلاً اس انجیل میں ابن داؤد ثابت کرنے والے نسب نامے نہیں تھے کیونکہ ٹیشین مانتا تھا کہ حضرت مسیح ہارون کی اولاد سے ہیں گویا وہ آل عمران ہیں نہ کہ آل داؤد۔ چرچ ہسٹری میں لکھا ہے کہ ٹیشین نے اپنے عقائد بدل لئے تھے اس تبدیلی کو "ناسٹک ازم" کہا گیا۔ تاریخ کلیسیا میں ہے کہ

"ٹیشین آخری ایام میں ناسٹک خیالات کی طرف جھک گیا تھا"

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں ہے کہ جب اس کے عقائد میں بگاڑ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس وقت بھی وہ تجسم اور کفارۃ المسیح کی طرف دعوت نہیں دیتا اس زمانہ کی ٹیشین کی تصنیف "خطاب بونانیاں" ہے۔ اس میں اس قسم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

These is no reference of The doctrines of The incarnation or of The atonement

چرچ نے جب اس کے علم کلام کو رد کیا تو اس کی اناجیل ڈھونڈ ڈھونڈ کر جلائی گئیں اس کا سارا لٹریچر برباد کر دیا دریائے فرات کی کلیسیاؤں میں وہ سوختہ جلا دئے گئے۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ ٹیشین کی زندگی میں آناً فاناً انقلاب کیوں آ گیا! وہ اصل جب اس نے اپنے استاد کے حلقہ کو چھوڑ کر روم کو خیرباد کہا اور ایڈیسیہ کا رخ کیا تو اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ یہاں اس نے حضرت مسیح اور شاہ ایڈیسیہ کی خط و کتابت دیکھی۔ اسے معلوم ہوا کہ سانحہ صلیب کے بعد حضرت مسیح اور آپ کے بعض حواری ایڈیسیہ اور نصیبین کی طرف آئے تھے۔ جہاں ابتدائی عیسائیوں کی نظموں کا مجموعہ اس کی نظر سے گذرا جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی غزلیں بھی شامل تھیں۔ ان نظموں کا مضمون یہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے اور اسرائیلی قبائل کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ ان کا آخری مقام بروئے زمین ایک فردوس ہے۔ جہاں صالحین پودوں کی طرح لگائے گئے یہاں اس نے سریانی زبان میں ایک کتاب "اعمال توما" دیکھی اسے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح اور توما ہند میں تبلیغ کرتے رہے۔ ان باتوں کو دیکھ کر اس نے روایتی عیسائیت کو خیرباد کیا اور حقیقی عیسائی بن گیا جسے عوام "ناسٹک" کہتے تھے ٹیشین چرچ کے احتساب کی چکی میں بری طرح پس گیا اس کے پیدا کردہ "بدعتی لٹریچر" کا نام و نشان نہیں ملتا جب یہ ملے گا تو اصل حقیقت منظر عام پر آ جائے گی

باردیسان

اب سریانی کلیسیا کے ایک ستون کا ذکر کرتا ہوں۔ جس کا نام باردیسان ہے۔ یعنی "دریائے دیسان کا بیٹا" ہندوستان کے متعلق اس نے بڑی تحقیق کی۔ وہ ہندوستان کے حالات سے کما حقہ واقف تھا۔

دوسری صدی کے آخر میں لکھتا ہے کہ ہندوستان کے عیسائی پارتھی متھ کلیسیا کے ساتھ رہتے ہیں۔ پارتھیا اور باختریہ ہندوکش میں بھی عیسائی موجود ہیں باردیسان نے بہت سی کتابیں یونانی اور سریانی میں تحریر کیں۔ اس نے ۱۵۰ سریانی مناجات زبور کے طرز پر پیش کیں جو کہ بہت مقبول ہوئیں۔

چرچ کو باردیسان کی روش پسند نہیں تھی کیونکہ وہ مروجہ عقائد سے ہٹ کر باطنی فلسفہ مذہب کا علمبردار تھا۔ چرچ کی رائے میں

"باردیسان کے منہ میں
خداوند اور دل میں شیطان
گھسا ہوا تھا"

اس مخالفت کے باعث ایک آدھ کتاب کے علاوہ باردیسان کا پیدا کردہ سارا لٹریچر غارت ہو گیا۔ اس کی کتاب میں ہندوستان کے ذکر عیسائیوں کا ذکر ہے "لعل مصر" ایک مشہور سریانی نظم ہے۔ اعمال توما کتاب میں درج ہو کر محفوظ ہو گئی۔ علماء کا خیال ہے کہ یہ نظم باردیسان کی ہے اس نظم میں بلاد مشرقیہ کا ذکر ہے۔ ایک خوبصورت داستان استعارہ کے رنگ میں پیش کی گئی۔ تفصیل یہ ہے کہ دور مشرق میں بادشاہوں کے بادشاہ، خاتون مشرق اور ایک شہزادہ کی (آسمانی) بادشاہت قائم ہے۔ و درخشاں کی بلندیوں پر دو سرکردہ حکومت ہیں۔ اس میں اس امر کا اظہار ہے کہ حضرت مسیح نے بلند پہاڑوں پر ایک نیا یروشلم بنایا اور حضرت مریم بھی آپ کے ہمراہ تھیں دو درختاں کے معنے سرسبز و شاداب کے ہیں اس کا مادہ درخت ہے)

پن ٹی نس

سکندریہ کے عظیم عالم پن ٹی نس سے بھی حقیقت حال کا علم ہو سکتا ہے اس کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا دوسری صدی کے آخر میں ہندی عیسائیوں نے اسے بلا بھیجا۔ ہند آنے کی دعوت دی۔ پن ٹی نس کا بیان ہے کہ میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے عبرانی انجیل کا نسخہ اہل ہند کے پاس دیکھا وفور شوق میں وہ عبرانی نسخہ انجیل اپنے ساتھ لے آیا۔ سکندریہ میں یہ تحفہ محفوظ نہیں رہا بلکہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا آج تک یہ پتہ نہیں لگ سکا کہ اس انجیل کا متن موجودہ انجیل سے کس حد تک مختلف تھا۔ بہرحال ایک فرمان جاری کیا گیا اور ممنوعہ کتابوں میں اس نادر نسخہ کو شامل کر کے اسے قصہ پارینہ بنا دیا گیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ پن ٹی نس جیسے عظیم عالم کی کوئی تحریر موجود نہیں۔ عبرانی انجیل کی طرح اس کا پیدا کردہ لٹریچر بھی پردہ اخفا میں ہے اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ جو شخص بھی ہندوستان کے ساتھ ڈانڈے ملاتا ہے چرچ اسکے علم کلام کا گلا گھونٹ دیتا ہے۔ پن ٹی نس[1] کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی تخلیق میں یسوع کو وسیلہ نہیں مانتا تھا۔ ظاہر ہے کہ پن ٹی نس جب ہندوستان میں آیا تو اسے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے محبوب حواری توما و "برتلمائی" کی تبلیغی سرگرمیوں کا علم ہو گیا ہوگا۔ چرچ کو یہ منظور نہ تھا اسلئے دنیا نہ عبرانی انجیل سے روشناس ہوئی نہ پن ٹی نس کے لٹریچر سے۔ چوتھی صدی میں مورخ یوسی بیوس لکھتا ہے کہ متی کی عبرانی انجیل ہندوستان میں پائی گئی۔ برتلمائی خود وہاں لے گیا تھا۔ علماء کو اس بیان پر شک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ CRUCIBLE OF CHRISTIANITY میں لکھا ہے کہ پن ٹی نس نے ہند میں "ایک عبرانی انجیل" پائی۔ گویا انجیل متی کا خصوصی ذکر نہیں ہے۔

ان چند مثالوں سے ظاہر ہو گیا کہ دوسری صدی میں جس عالم نے بھی حضرت مسیح کی صلیبی موت سے انکار کیا۔ ان کی ہجرت کا ذکر کیا۔ وہ گردن زدنی ہو گیا۔ اس کا پیدا کردہ سارا لٹریچر غارت ہو گیا۔ ان عالموں کا لٹریچر آثار سے جب ملے گا تو اصل حقیقت منکشف ہو جائے گی۔

یہ عجیب بات ہے کہ دوسری صدی میں جو بھی عالم ایڈیسہ و نصیبین سے تعلق رکھتا یا وہاں پہنچا وہ پولس کی عیسائیت کو چھوڑ دیتا تھا۔ روسی سیاح نوٹووچ لکھتا ہے

"ویٹیکن میں پوپ کی عظیم الشان لائبریری ہے انیسویں صدی کے آخر میں روسی سیاح نوٹووچ کو پوپ کے صاحب خاص ایک کیتھولک پادری نے بتایا کہ اس لائبریری میں ۶۳ کتابوں کے قلمی نسخے موجود ہیں جن میں حضرت مسیح کی آمد ہندوستان کا ذکر ہے۔

(Unknown Life of Jesus II edition Preface)

یہ سب کچھ جب منصہ شہود پر آ جائیگا تو کسر صلیب کی تکمیل ہو جائے گی اور یکسر الصلیب کی پیشگوئی اظہر من الشمس ہو گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ انشاء اللہ ضرور پوری ہو گی

---

[1] وہ کہتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ خالق کل ہے اسلئے اس کا علم اور تقدیر بھی ہر چیز پر حاوی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱ تربیتی کلاس حلقہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ

مورخہ ۱۰ رجون بروز جمعہ مسجد احمدیہ چاہ لڈیانہ میں حلقہ چنڈ بھروانہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم الحاج میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار نے کلاس کی غرض و غایت اور ضرورت بیان کی۔ صدر صاحب مرکزیہ نے ازراہ شفقت مختصر مگر جامع پیغام سے نوازا جو خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر مدلل اور مبسوط تقریر فرمائی۔ قرآن کریم و حدیث ملفوظات اور مشعل راہ کے درس ہوئے۔ خاکسار نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ سیلاب کے خطرہ کے باوجود حاضری خوشکن تھی۔ الحمد للہ۔

چاہ لڈیانہ کے علاوہ چاہ گورووالا، ٹھٹھہ شیریکا، ٹھٹھہ سندرانہ اور محمود آباد کے احباب نے شرکت فرمائی۔ مستورات بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔ مکرم امیر صاحب نے انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ دعا پر کلاس برخاست ہوئی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ ربروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۴ ہش ۱۹۷۵ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب وصیت ۱۲۱۳۹ حویلی بابلی مل کوچہ دریال نے اپریل ۱۹۴۹ء میں لاہور سے وصیت کی تھی۔ ضروری خط و کتابت کے لئے ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو کوئی علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری محمد رشید صاحب الفرخ دار الصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۳/۲ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

چونکہ قطعہ اور مکان کے جملہ اخراجات میری ہمشیرہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر احمد صاحب نے کئے ہیں اس لئے قطعہ مذکور بمعہ مکان محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میرے علاوہ دیگر وارثوں کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۲۳ راگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقف زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ ظہور ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۳ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ میٹرک کا امتحان ہو چکا ہے اور نتیجہ نکل چکا ہے۔

ایسے طلباء جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں داخلہ

(۱) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی۔ رسول

فسٹ ایئر کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰ راگست ۱۹۷۵ء تک پرنسپل صاحب کو پہنچ جانی چاہئیں۔

(۲) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی۔ راولپنڈی

داخلہ کے لئے درخواستیں پرنسپل صاحب کو ۱۵ راگست ۱۹۷۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔
تفاصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۵ رجولائی ۱۹۷۵ء صفحہ ۶

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

میرا عزیز بھانجا شیخ احسان اللہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ چونگی بلدیہ بہاولنگر ابن شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم مورخہ ۲۱ رجولائی ۱۹۷۵ء کو بوقت تین بجے دل کے شدید دورہ سے وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں محترم شیخ خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے گولبازار میں نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم ملک بشارت احمد صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا نے دعا کرائی۔

عزیز مرحوم کی عمر ۴۲ سال تھی اور اپنی وفات سے تین یوم قبل بغرض تبدیلی آب و ہوا ملاقات لاہور میرے پاس آیا تھا کہ نوشتہ تقدیر پورا ہو گیا۔ اس اچانک وفات سے پورے خاندان کو انتہائی شدید صدمہ پہنچا ہے۔ عزیز مرحوم کی بیوہ کے علاوہ چھ چھوٹے بچے ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ التماس ہے کہ عزیز احسان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی بیوہ اور خوردسال بچوں کا خود حافظ و ناصر ہوتے ہوئے ان کی بہتر کفالت کا انتظام فرمائے اور انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میری ہمشیرہ جو کہ خود بھی عرصہ سے بیمار اور کمزور چلی آرہی ہیں بیٹے کی ناگہانی وفات سے بے حد غمزدہ ہیں ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(احمدی بیگم۔ بیگم ایس امیر احمد صاحب لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے چچا زاد بھائی مبارک احمد گیٹر ون کو آگ لگ جانے کی وجہ سے سارا جسم جھلس گیا ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔ (سلیم اللہ کارکن خلافت لائبریری۔ ربوہ)

قائدین کرام! کیا آپ کی مجلس چندہ اجتماع کی ادائیگی کر چکی ہے (مہتمم مال مرکزیہ)

لائبیریا میں جماعتِ احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات کا برملا اعتراف

جلسہ سیرۃ النبیؐ میں ملک کے سابق وزیر خارجہ آنریبل ڈوکلی کا خراجِ تحسین

مبلغ لائبیریا مکرم مولوی رشید الدین صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۴ جون ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ مسجد احمدیہ منرو ویہ (لائبیریا مغربی افریقہ) میں وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں احمدی احباب کے علاوہ دیگر دوستوں نیز لائبیریا کی بعض سربرآوردہ شخصیتوں نے شرکت کی۔ صدارت کے فرائض لائبیریا کے سابق وزیر خارجہ جناب مومولو ڈوکلی (Momolu Dukuly) نے انجام دیئے۔ موصوف پریذیڈنٹ ٹبمین مرحوم کے زمانہ میں لمبے عرصہ تک ملک کے وزیر خارجہ رہ چکے ہیں۔ آپ کا تعلق ایک ایسے خاندان سے ہے جو کسی زمانہ میں سوڈان سے ہجرت کر کے لائبیریا آیا اور یہاں اسلام کی اشاعت کا موجب بنا۔

محترم جناب ڈوکلی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ احمدیہ مشن نے اس مبارک جلسہ کا اہتمام کر کے محسنِ انسانیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے اذکارِ مقدس سننے کا موقع بہم پہنچایا۔ نیز انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا ایک وقت تھا کہ جب یہاں اسلام اور مسلمانوں کی کسمپرسی کا یہ عالم تھا کہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے میں شرم محسوس کرتے تھے۔ جماعتِ احمدیہ کا یہاں تبلیغی مشن قائم ہونے کے بعد صورت حال نمایاں طور پر تبدیل ہوتی چلی گئی۔ احمدیہ مشن کی مساعی اور سرگرمیوں کے نتیجہ میں تقاریر، اخبارات، ٹی وی اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ اسلام کی صحیح تصویر لوگوں تک پہنچنی شروع ہوئی اور لوگوں کے خیالات میں تبدیلی آنے لگی۔ بعد ازاں مشن کی طرف سے تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں آیا اور اس طرح مسلمانوں کے زیورِ علم سے آراستہ ہونے کی راہیں کھلیں۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ یہ حال ہے کہ لوگ مسلمان کہلانے میں فخر محسوس کرنے لگے ہیں اور سرکاری حلقوں میں بھی مسلمانوں کو عزت ملنے لگی ہے۔

منرو ویہ کے سب سے بااثر اخبار "لائبیرین سٹار" نے اپنی ۱۷ جون کی اشاعت میں "احمدیہ مشن تعریف و توصیف کا مستحق ہے" کے جلی عنوان کے تحت اس مبارک جلسہ کی تفصیلی خبر شائع کی۔ اخبار مذکور نے لکھا:-

"سابق وزیر خارجہ آنریبل مومولو ڈوکلی نے ایک ترقی یافتہ تعلیمی اور دینی تنظیم کی حیثیت سے احمدیہ مشن لائبیریا کو بہت تعریف و توصیف کا مستحق گردانا۔ انہوں نے لائبیریا کے معاشرہ میں روحانی اقدار کو فروغ دینے اور خاص طور پر اس ملک میں اسلام کو سربلند کرنے کے سلسلے میں جماعت احمدیہ نے جو اہم کردار ادا کیا ہے اس پر روشنی ڈالی اور اس کی خدمات کو سراہا۔

آنریبل ڈوکلی نے ان خیالات کا اظہار گزشتہ ہفتہ (۱۴ جون ۱۹۷۵ء) کے روز احمدیہ مسجد منرو ویہ میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ آنریبل ڈوکلی نے جو ملک کے نامور قانون دان ہیں احمدیہ مشن کو اپنی مسلسل تائید و حمایت کا یقین دلایا۔

قبل ازیں احمدیہ مشن کے انچارج مولوی رشید الدین نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو اپنی زندگیاں آپ کے اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے۔ ہم ہر ہر قدم پر آپؐ کی حیاتِ طیبہ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کے اُس حصہ کا ذکر کیا جبکہ آپؐ کے قلیل التعداد ساتھیوں کو کثیر التعداد مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور مظالم کا سامنا کرنا پڑا اور مشکلات و مصائب کے ان ایام میں آپؐ نے صبر کا جو بے نظیر نمونہ دکھایا اس پر روشنی ڈالی۔ مولوی رشید نے حاضرین کو آگاہ کیا کہ وہ وقت بہت قریب ہے جب اسلام ساری دنیا میں غالب آجائیگا۔ انہوں نے اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی پُرزور انداز میں تلقین فرمائی۔ جلسہ میں مسٹر گل اور بعض دوسرے مقررین [illegible] (وکالت تبشیر ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم عبد الباری صاحب شاہد (لکی فوٹو اسٹوڈیو چنیوٹ) کا نکاح عزیزہ رفیقہ گوہر بنت پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی نائب ناظر بیت المال آمد کے ساتھ مبلغ -/۵۰۰۰ روپے حق مہر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۲۵ جولائی بروز جمعۃ المبارک مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ عزیزہ حضرت ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ سابق ناظر اعلیٰ قادیان کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر رنگ میں مبارک و بابرکت کرے۔ آمین

عبد الغفار شاکر

میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

الفضل آپ کا جماعتی آرگن ہے
اس میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے۔
(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سہ ماہی سوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶/۲۸ ستمبر کو منعقد ہو گا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:-

۱- ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۶ ربع دوم۔
۲- رسالہ "روئیداد جلسہ دعا"۔
۳- صداقت انبیاء از قرآن کریم۔

تمام زعماء / زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ تمام اراکین کو اس امتحان کی تیاری کی طرف توجہ دلائیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی ترغیب دیں۔ شہری اور دیہی مجالس کو اس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ رسالہ "روئیداد جلسہ دعا" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہِ راست حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (قائد تعلیم)

شکریۂ احباب

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے افرادِ جماعت احمدیہ کو سچی ہمدردی اور حقیقی اخلاص سے پُر برادرانہ رشتہ میں منسلک کر دیا ہے۔ میرے بیٹے عزیز چوہدری محمد احمد صاحب کی وفات پر بزرگوں، عزیزوں و احباب نے خطوط اور ملاقات کے ذریعہ سے بکثرت تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور مرحوم کی بلندیٔ درجات اور بیوہ و بچوں اور دیگر لواحقین کے حق میں اپنی دعاؤں سے نوازا ہے چونکہ ان سب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے لہذا بذریعہ الفضل ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جزاء اللہ خیر کی دعا کرتا ہوں۔

(خاکسار فضل احمد ریٹائرڈ ڈی۔ای۔ایس دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)